دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
۲۶۳
email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

Name : Tahir Hussain
Address : Karachi
Subject : Izdwaje Masial
Writer : شاہد اللہ

Serial No : 27849
Date : 3/21/2016
Contact No :
Email :

Regular

meri shadi 23 january ko hui thi meri wife ne mere sath haoq zojiat karne se inkar kar dia 3 din rahi bemari ka bahan kar k meke chali gai or us k bad khula k liye court se order bhej dia bad me pata laga k wife kisi or ko pasand karti thi or us ne mujh par jhote ilzamat lagye ab mujhe kuch smjh nahi arha kia karo meri pehle b shadi hui thi lekin first wife cancer ki bemari ki waja se tot gai ye meri 2nd mariage he me ne sunnat ko apnaya lekin un logo ne mere sath jhot dhoka dia bataye esi larki k sath kia kia jaye or ALLAH pak k nazdeek haqqo ada na karne wali orat ka azab he or mere liye kia hukam he shukrya

ترجمہ سوال :

میری شادی 23 جنوری کو ہوئی تھی، میری بیوی نے میرے ساتھ حق زوجیت ادا کرنے سے انکار کردیا، تین دن رہی، بیماری کا بہانہ کرکے میکے چلی گئی اور اس کے بعد خلع کے لیے عدالت سے حکم بھیج دیا، بعد میں پتہ چلا کہ بیوی کسی اور کو پسند کرتی تھی اور اس نے مجھ پر جھوٹے الزامات لگائے، اب مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں، میری پہلے بھی شادی ہوئی تھی، لیکن پہلی بیوی کینسر کی بیماری کی وجہ سے ٹوٹ گئی، یہ میری دوسری شادی ہے، میں نے سنت کو اپنایا لیکن ان لوگوں نے میرے ساتھ جھوٹ، دھوکا دیا، بتائیے ایسی لڑکی کے ساتھ کیا کیا جائے اور اللہ کے نزدیک حقوق ادا نہ کرنے والی عورت کو عذاب ہے؟ میرے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیا

اگر سائل کا بیان درست اور حقیقت پر مبنی ہو، اس میں کسی قسم کی غلط بیانی سے کام نہ لیا ہو تو اسکی بیوی کا مذکور طرز عمل انتہائی نامناسب اور شرعاً غلط ہے جسکی وجہ سے وہ سخت گنہگار ہو رہی ہے، ایسی عورت کے متعلق احادیث مبارکہ میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں، اس لئے اس پر لازم ہے کہ اپنے اس غلط طرز عمل سے احتراز کرے، اور شوہر کے جائز حقوق ادا کرکے اپنے گھر کو بسانے کی فکر کرے تاہم اگر بیوی کو سمجھانے اور برادری کے بڑوں کو بیچ میں ڈال کر معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کے باوجود نباہ کی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں سائل اپنی بیوی کو طلاق یا خلع دے کر اپنے نکاح کے بندھن سے آزاد بھی کر سکتا ہے، اور اسکی وجہ سے وہ شرعاً گنہگار بھی نہ ہو گا۔

کما فی صحیح البخاری: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(جاری ہے)

اذا دعا الرجل امرأته الی فراشه فابت أن تجیئ لعنتها الملائکة حتی تصبح الحدیث۔ (۲/۷۸۲)۔

وفی الشامیة:۔ تحت قوله (للشقاق) ای لوجود الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم وفی القهستانی عن شرح الطحاوی السنة اذا بین الزوجین اختلاف أن یجتمع اهلها لیصلحوا بینهما فان لم یصطلحا جاز الطلاق والخلع الخ (ج ۳/ ص ۱۴۴) ——— واللہ اعلم بالصواب

شاہد اللہ عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۱/۲/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان محمد عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۱/۲/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
۲۷۸۲۹
۲۱/۲/۱۴۳۸
جامعة بنوریة العالمیة کراچی

نائب رئیس
دار الافتاء جامعة بنوریة العالمیة

26/11/16